خریدارون کو اطلاع ہم احباب کو تازہ حالات پہونچانے کی خاطر یہ اخبار نہایت ارزان قیمت پر جاری کیا گیا ہے اور اس کے اجرا اور قیام کا مدار قومی تعاون اور سرمایہ پر ہے اس کی بروقت اشاعت اور سامان سٹاف کی تکمیل اور زر داری کے لئے ضرورت ہے کہ اس کی اشاعت کم از کم ۵۰۰ ہو اس لئے احباب سے التماس ہے کہ موجودہ حالت میں جبکہ ابتدائی حالت اشاعت بہت قلیل اور سٹاف نامکمل ہے اور کارخانہ کثیر اخراجات کا زیر بار ہے اگر کبھی وقت اشاعت مین چند روز کی دیر ہو جاوے تو اخوۃ اور ہمدردی کے خیال کو دل و دماغ مین جگہ دیکر رنجیدہ نہ ہون بلکہ اس کی اشاعت مین سرتوڑ کوشش کرین اور مطلوبہ تعداد کو پورا کرکے کارخانہ کو ہر ایک امر کا ذمہ وار بناوین اپنے فرائض حتی الوسع دیانتداری سے بجا لاوین

وہ الفاظ جن سے حضرۃ مسیح موعودؑ بیعت کرتے ہین

ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ ۳ بار۔ آج مین احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جن مین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ تین بار رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین آمین۔ پھر اس کے بعد آپ معہ دیگر حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہین

فتوی ممانعت جہاد

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال — دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آگیا مسیح جو دین کا امام ہے — دین کے تمام جنگون کا اب اختتام ہے
اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے — اب جنگ اور جہاد کا فتوی فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد — منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد
کیون چھوڑتے ہو لوگو نبی کی حدیث کو — جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اس خبیث کو
کیون بھولتے ہو تم یضع الحرب کی خبر — کیا یہ نہین بخاری مین دیکھو تو کھولکر
فرما چکا ہے سید کونین ...... مصطفی — عیسی مسیح جنگون کا کر دیگا التوا
جب آئیگا تو صلح کو وہ ساتھ لائیگا — جنگون کے سلسلہ کو وہ یکسر مٹائیگا
پیوینگے ایک گھاٹ پہ شیر اور گوسفند — کھیلین گے بچے سانپون سے بیخوف و بیگزند
یعنی وہ وقت امن کا ہوگا نہ جنگ کا — بھولین گے لوگ مشغلہ تیر و تفنگ کا
یہ حکم سن کے بھی جو لڑائی کو جائیگا — وہ کافرون سے سخت ہزیمت اٹھائیگا
اک معجزہ کے طور سے یہ پیشگوئی ہے — کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے
القصہ یہ مسیح کے آنے کا ہے نشان — کر دیگا ختم آکے وہ دین کی لڑائیان
ظاہر ہین خود نشان کہ زمان وہ زمان نہین — اب قوم مین ہماری وہ تاب و توان نہین
اب تم مین خود وہ قوت و طاقت نہین رہی — وہ سلطنت وہ رعب وہ شوکت نہین رہی
وہ نام وہ نمود وہ دولت نہین رہی — وہ عزم مقبلانہ وہ ہمت نہین رہی

وہ علم وہ صلاح وہ عفت نہین رہی — وہ نور اور وہ چاند سی طلعت نہین رہی
وہ درد وہ گداز وہ رقت نہین رہی — خلق خدا پہ شفقت و رحمت نہین رہی
دل مین تمہارے یار کی الفت نہین رہی — حالت تمہاری جاذب نصرت نہین رہی
حمق آگیا ہے سر مین وہ فطنت نہین رہی — کسل آگیا ہے دل مین جلادت نہین رہی
وہ علم و معرفت وہ فراست نہین رہی — وہ فکر وہ قیاس وہ حکمت نہین رہی
دنیا و دین مین کچھ بھی لیاقت نہین رہی — اب تم کو غیر قومون پہ سبقت نہین رہی
وہ انس و شوق و وجد وہ طاعت نہین رہی — ظلمت کی کچھ بھی حد و نہایت نہین رہی
ہر وقت جھوٹ سچ کی تو عادت نہین رہی — نور خدا کی کچھ بھی علامت نہین رہی
سو سو ہے گند دل مین طہارت نہین رہی — نیکی کے کام کرنے کی رغبت نہین رہی
خوان تہی پڑا ہے وہ نعمت نہین رہی — دین بھی ہے ایک قشر حقیقت نہین رہی
مولی سے اپنے کچھ بھی محبت نہین رہی — دل مر گئے ہین نیکی کی قدرت نہین رہی
سب پر یہ اک بلا ہے کہ وحدت نہین رہی — اک پھوٹ پڑ رہی ہے مودت نہین رہی
تم مر گئے تمہاری وہ عظمت نہین رہی — صورت بگڑ گئی ہے وہ صورت نہین رہی
اب تم مین کیون وہ سیف کی طاقت نہین رہی — بھید اس مین ہے یہی کہ وہ حاجت نہین رہی
اب کوئی تم پہ جبر نہین غیر قوم سے — کرتی نہین ہے منع صلوۃ اور صوم سے
ہان آپ تم نے چھوڑ دیا دین کی راہ کو — عادت مین اپنی کر لیا فسق و گناہ کو
اب زندگی تمہاری تو سب فاسقانہ ہے — مومن نہین ہو تم کہ قدم کافرانہ ہے
اے قوم تم پہ یار کی اب وہ نظر نہین — روتے رہو دعاؤن مین بھی وہ اثر نہین
کیونکر ہو وہ نظر کہ تمہارے وہ دل نہین — شیطان کے ہین خدا کے پیارے وہ دل نہین
تقوی کے جامے جتنے تھے سب چاک ہو گئے — جتنے خیال دل مین تھے ناپاک ہو گئے
کچھ کچھ جو نیک مرد تھے وہ خاک ہو گئے — باقی جو تھے وہ ظالم و سفاک ہو گئے
اب تم تو خود ہی مورد خشم خدا ہوئے — اس یار سے بشامت عصیان جدا ہوئے

اب غیرون سے لڑائی کے معنی ہی کیا ہوئے — تم خود ہی غیر بن کے محل سزا ہوئے
سچ سچ کہو کہ تم مین امانت ہے اب کہان — وہ صدق اور وہ دین و دیانت ہے اب کہان
پھر جبکہ تم مین خود ہی وہ ایمان نہین رہا — وہ نور مومنانہ و عرفان نہین رہا
پھر اپنے کفر کی خبر اے قوم لیجئے — آیت علیکم انفسکم یاد کیجئے
ایسا گمان کہ مہدی خونی بھی آئیگا — اور کافرون کے قتل سے دین کو بڑھائیگا
اے غافلو یہ باتین سراسر دروغ ہین — بہتان ہین بے ثبوت ہین اور بے فروغ ہین
یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا — یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا
اب سال سترہ بھی صدی سے گزر گئے — تم مین سے ہائے سوچنے والے کدھر گئے
تھوڑے نہین نشان جو دکھلائے گئے نہین — کیا پاک راز تھے جو بتائے گئے نہین
پر تم نے ان سے کچھ بھی اٹھایا نہ فائدہ — منہ پھیر کر ہٹا دیا تم نے یہ مائدہ
بخلون سے یارو باز بھی آؤ گے یا نہین — خو اپنی پاک صاف بناؤ گے یا نہین
باطل سے میل دل کی ہٹاؤ گے یا نہین — حق کی طرف رجوع بھی لاؤ گے یا نہین
اب عذر کیا ہے کچھ بھی بتاؤ گے یا نہین — مخفی جو دل مین ہے وہ سناؤ گے یا نہین
آخر خدا کے پاس بھی جاؤ گے یا نہین — اس وقت اس کو منہ بھی دکھاؤ گے یا نہین
تم مین سے جسکو دین و دیانت سے ہے پیار — اب اس کا فرض ہے کہ وہ دل کرکے استوار
لوگون کو یہ بتائے کہ وقت مسیح ہے — اب جنگ اور جہاد حرام اور قبیح ہے

ہم اپنا فرض دوستو اب کر چکے ادا
اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائیگا خدا

نوٹ - بیعت کا اشتہار حضرۃ امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا تو ۱۰ دسمبر ۱۹۰۳ء تک اسکو چودہ سال ہوئے ہین جبکہ البدر اپنی پوری معنون کیساتھ اس چہاردہم سال کی یادگار ہے جو کہ آپ کی فتح اور نصرت کا زمانہ ہے قادیان سے

ملفوظات حضرۃ احمد مسیح الزمان ع

سلسلہ کے دیکھو البدر نمبر ۶ جلد ۳ مورخہ ۸ فروری ۱۹۰۴

خداتعالیٰ نے قرآن شریف میں فرماتا ہے قلیل من عبادی الشکور کہ شکرگذار اور سمجھدار بندے ہمیشہ کم ہوتے ہیں جو کہ حقیقی طور پر قرآن پر چلنے والے ہیں اور خدا تعالیٰ نے ان کو اپنی محبت اور تقویٰ عطا کیا ہے وہ خواہ قلیل ہوں مگر اصل میں وہی سواد اعظم ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو امت کہا ہے حالانکہ وہ ایک فرد واحد تھے۔ مگر سواد اعظم کے حکم میں ہیں۔

یہ کبھی نہیں ہوسکتا کہ جو لوگ شرارتوں منصوبوں اور حیلہ بازیوں میں رہتے ہیں ان کا عمل ایک بالشت بھی آسمان پر جا سکے اور وہ ان نیک بندوں کے برابر ہوں جن کی عظمت خدا کی نظر میں ہے عبد اللطیف کی ہی ایک نظیر دیکھ لو کہ باربار موقعہ ملا کہ جان بچاوے مگر اس نے یہی کہا کہ میں نے حق کو پا لیا اس کو آگے جان کیا شے ہے سوچکر دیکھو کیا جھوٹ کے واسطے دیدہ دانستہ کوئی جان جیسی عزیز شے دے سکتا ہے۔

ایک بدنصیبی ان لوگوں کی یہ ہے کہ صحبت آکر نہیں حاصل کرتے اور دور دور رہتے ہیں ان کے اسلام کی مثال ایک تصویر کی مثال ہے کہ اس میں نہ ہڈی نہ گوشت۔ نہ پوست نہ خون۔ نہ روح اور پھر اُسے انسان کہا جاتا ہے۔ اپنی کثرت پر ناز کرتے ہیں۔ کتاب اللہ کی عزت نہیں کرتے حالانکہ اس کثرت پر آنحضرت ص نے لعنت کی ہے آپ نے دو گروہوں کا ذکر کیا ہے ایک اپنا اور ایک مسیح موعود کا۔ اور درمیانی زمانہ کو جس میں ان کی تعداد کروڑوں تک پہونچی اور کثرت ہوئی فیج اعوج کہا ہے۔ پھر اصل میں یہ کثرت بھی نہیں ہے خود ان میں پھوٹ پڑی ہوئی ہے ہر ایک کا الگ الگ مذہب ہے ایک دوسرے کی تکفیر کر رہا ہے جب یہ حال ہے تو کیا خدا کی طرف سے کوئی فیصلہ کرنے والا نہ آوے گا۔ خود انہی میں سے ہیں جو مانتے آئے ہیں کہ مسیح اسی امت میں سے ہوگا صحیح حدیثوں میں امامکم منکم موجود ہے سورہ نور میں منکم ہے۔

معراج میں آپ نے اسرائیلی مسیح کا حلیہ اور دیکھا اور آنے والے کا اور بتلایا پھر کیا یہ سچ نہیں ہے کہ اس بات پر اجماع ہو چکا ہے کہ آنحضرت صلعم سے پیشتر سب انبیاء فوت ہوچکے ہیں ان تمام ثبوتوں کے بعد اور ان کو کیا چاہئے۔

۲۱ جنوری سنہ ۱۹۰۴ء

سیر

ان من قریۃ الا نحن مھلکوھا قبل یوم القیامۃ او معذبوھا عذابا شدیدا۔ یہ اسی زمانہ کے لئے ہے کیونکہ اس میں ہلاکت اور عذاب مختلف پیراؤں میں ہو رہے ہیں۔ کہیں طوفان سے کہیں زلزلوں سے کہیں آگ کے لگنے سے اگرچہ اس سے پیشتر بھی یہ سب باتیں دنیا میں ہوتی رہی ہیں مگر آج کل ان کی کثرۃ خوارق عادۃ طور پر ہو رہی ہے جس کی وجہ سے یہ ایک نشان ہے اس آیت میں طاعون کا نام نہیں ہے صرف ہلاکت کا ذکر ہے خواہ کسی قسم کی ہو۔ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جس قوۃ اور پوری توجہ سے لوگوں نے دنیا اور اس کے ناجائز وسائل کو مقدم رکھا ہوا ہے اور عظمت الٰہی کو دلوں سے اٹھا دیا ہے اب صرف وعظوں کا کام نہیں کہ اس کا علاج کرسکیں عذاب الٰہی کی ضرورت ہے۔

بابو شاہ دین صاحب نے کہا کہ حضور عذاب سے بھی لوگ عبرت نہیں پکڑتے کہتے ہیں کہ ہمیشہ بیماریاں وغیرہ ہوا ہی کرتی ہیں فرمایا قرآن شریف میں طوفان نوح کا ذکر ہے۔ زلزلہ کا ذکر ہے۔ بجلی کا ذکر ہے اور یہ سب حادثات دنیا میں ہمیشہ ہوتے رہتے ہیں کیا ان کے نزدیک یہ عذاب الٰہی نہ تھے جن کا ذکر خدا نے کیا ہے اور ان سب کا .... ہمیشہ دنیا میں وجود رہتا ہے مگر جب کثرت ہو اور ہولناک صورت سے ظاہر ہوں اور ایک دنیا میں تھلکہ پڑ جاوے تب یہ نشان ہوتے ہیں وحی بھی اسیطرح سے ہمیشہ رہی ہے۔ ہمیشہ لوگوں کو سچی خوابیں آتی ہیں۔ تو پھر انبیاء کی خصوصیت کیا ہوئی خصوصیت ہمیشہ کثرۃ اور درجہ کمال سے ہوتی ہے۔ اب اس وقت جو ہلاکت مختلف طور سے ہو رہی ہے اس کی نظیر یہ دکھلاویں

گذشتہ دنوں میں عالی جناب احسان علی خان صاحب برادر نواب محمد علی خان صاحب مالیر کوٹلہ سے تشریف لائے ہوئے تھے انہوں نے حضرۃ اقدس سے نیاز بھی حاصل کی تھی اور آپنے ایک جامع تقریر بھی اس وقت فرمائی تھی جس سے آپ کے کل شبہات و شکوک کا قلع قمع ہوا تھا اسی کا ذکر ہوتا رہا۔ کسی کی طرف سے یہ اعتراض بھی پیش ہوا کہ ان کے ایک مصاحب نے یہ اعتراض کیا ہے کہ ابھی مسیح و مہدی کی ضرورۃ نہیں کیونکہ لوگ نمازیں پڑھتے ہیں۔

اس پر آپ نے فرمایا کہ عام طور پر ضرورت دلوں میں گھر کر گئی ہے لاکھہا مسلمان عیسائی ہوگئے ہیں صلیبی فتنہ بڑھ رہا ہے اگر اب بھی ضرورت نہیں تو کیا یہ چاہتے ہیں کہ اسلام کا نام و نشان نہ رہے اس کی تو وہی مثال ہے کہ ایک میت موجود ہو اس میں روح کا نام و نشان نہ ہو اور صرف اس کے آنکھ کان ناک وغیرہ دیکھکر کہا جاوے کہ یہ میت نہیں ہے۔ اگر نہیں تو اور چار دن رکھکر دیکھلو جب سڑیگا تو خود پتہ لگ جاوے گا۔ روحانیت کا نام و نشان نہیں صرف پوست ہی پوست ہے اور ایسی کہتے ہیں کہ ضرورۃ نہیں۔

اہل تشیع کو جو محبت حضرۃ امام حسین علیہ السلام سے ہے اور آپ کے واقعہ شہادت کو سنکر جسطرح ان کے جگر پارہ پارہ ہوتے ہیں اس میں سے تکلف اور تصنع کو دور کرکے باقی ان لوگوں کے حق میں جو دلی خلوص سے امام صاحب سے محبت رکھتے ہیں اور ان کی شان میں ہر ایک قسم کے غلو کو معیوب قرار دیتے ہیں فرمایا کہ اس بات سے ہم منع نہیں کرتے کہ کوئی کسی بزرگ کی محبت یا جدائی .... میں آنسوؤں سے رو لے

فرمایا کہ ہدایت کے ۳ طریقہ ہیں۔ بعض لوگ تو کلمات طیبات سنکر ہدایت پاتے ہیں۔ بعض تہدید کے محتاج ہوتے ہیں۔ بعض کو آسمانی نشان اور تائید نظر آجاتی ہے کیونکہ شنیدہ کے بود مانند دیدہ اب اس وقت جو کچھ خدا دکھلا رہا ہے وہ چشمدید ہے دوسرے تفول ہیں۔

یکم فروری سنہ ۱۹۰۴ء

سیر

اتمام حجت کی تکمیل

فرمایا کہ قوایٰ خواہ کتنے ہی قوی ہوں اور عمر کس قدر ہی اطائل کیوں نہ ہو مگر تاہم عمر کا اعتبار نہیں ہے نہیں معلوم کہ کس وقت موت آجاوے اس لئے میرا ارادہ ہے کہ اگرچہ اپنے فرض کا ایک حصہ بذریعہ تحریروں کے

ہم نے پورا کر دیا ہے مگر تاہم ایک بڑا ضروری حصہ باقی ہے کہ عوام الناس کے کانوں تک ایک دفعہ خدا تعالے کے پیغام کو پہونچا دیا جاوے کیونکہ عوام الناس میں ایک بڑا حصہ ایسے لوگوں کا ہوتا ہے جو کہ تعصب اور تکبر وغیرہ سے خالی ہوتے ہیں اور محض مولویوں کے کہنے سننے سے وہ حق سے محروم رہتے ہیں جو کچھ یہ مولوی کہد یتے ہیں اُسے امنا و صدقنا کہکر مان لیتے ہیں ہماری طرف کی باتوں اور دعووں اور دلیلوں سے محض ناآشنا ہوتے ہیں اس لئے ارادہ ہے کہ بڑے بڑے شہروں میں جاکر بذریعہ تقریر کے لوگوں پر اتمام حجت کیا جاوے اور ان کو تبلایا جاوے کہ ہمارے مامور ہونے کی غرض کیا ہے اور اس کے دلائل کیا ہیں فقط۔ دراصل یہ ایک لمبی تقریر تھی جسکا خلاصہ میں نے درج کر دیا ہے حضرۃ اقدس علیہ السلام بہت دور نکل گئے تھے اور میں پیچھے پہونچا۔ حافظ روشن علی صاحب برادر ڈاکٹر رحمت علی صاحب مرحوم کی زبانی یہ خلاصہ سنکر درج کیا گیا ہے جس کی تصدیق دیگر احباب نے بھی کی۔ اس اتمام حجت کے بعد پنجاب کے بڑے بڑے شہر یا تو خدا تعالی کی رحمت کے مستحق ہوں گے اور بصورت انکار سخت غضب کے۔

خدا تعالیٰ کی بے نیازی پر ایمان

فرمایا کہ عمر کی نسبت اگرچہ مجھے الہام بھی ہوا ہے اور خوابیں بھی آئی ہیں مگر جب اللہ تعالیٰ کی بے نیازی پر نظر پڑتی ہے تو مجھے اپنی عمر کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا کیونکہ اللہ تعالیٰ پر ہمارا کوئی حق نہیں ہے پھر مجھے لوگوں پر تعجب آتا ہے کہ ان کو عمر کا کوئی وعدہ بھی نہیں ملا ہوا مگر پھر بھی وہ ایسے عمل کرتے ہیں جیسے کہ مطلق موت آنی ہی نہیں + سعادت یہ ہے کہ موت کو قریب جانے تو سب کام خود بخود درست ہو جاوینگے۔

آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے بہت سے آثار بتلائے مگر تاہم اگر ذرا سخت آندھی چلتی یا بارش ہوتی تو آپ گھبرا جاتے اور خیال کرتے کہ کیا قیامت تو نہیں آئی۔ اسوقت آپ کی نظر خدا کی بے نیازی پر ہوتی جنگ بدر میں فتح کا وعدہ تھا مگر تاہم رو رو کر دعائیں کرتے۔ آپ سے پوچھا گیا تو فرمایا کہ فتح کا وعدہ تو ہے مگر شاید کوئی شرط اس میں ایسی پنہاں ہو جس کا مجھے علم نہیں تو پھر فتح نہ ہو۔ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کیا کیا وعدے تھے مگر آخر قوم کی قوم جنگلوں میں مر کھپ گئی اس کی وجہ یہ تھی کہ الٰہی وعدے جن شرائط کے ساتھ مشروط تھے ان کو بہتگا قوم نے کارروائی کی۔ جماعت کی شامت اعمال کا اثر ماموریر پڑتا ہے۔ جنگ احد میں ایک لشکر نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کہا نہ مانا تو آپ کو کس قدر تکلیف ہوئی ستر زخم آپ کو لگے دانت شہید ہوا۔ خود اس قدر سر میں دھس گئی کہ جسی بوندر لگاکر اُسے نکالتے اور نہ نکلتی۔

اللہ تعالےٰ کی بے نیازی کے آگے کسی کیا پیش جا سکتی ہے۔

۲ فروری ۱۹۰۴ء سے ۴ فروری تک۔

حضرۃ اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کی طبیعت علیل رہی اور بدین وجہ سیر بھی ملتوی رہی بدرد اذان چکر وغیرہ کے دماغی امراض جو آپ کو مصلحت الٰہی سے لاحق ہیں ان کے دورے رہے۔ مختلف اوقات میں آپ شریک نماز با جماعت ہوتے رہتے اور جو اذکار ان اوقات میں منضبط ہوئے وہ ہدیہ ناظرین ہیں +

مرحوم رحمت علی کے ذکر پر آپ نے فرمایا کہ اس کی پاکیزہ فطرت کی شان ہے کہ افریقہ میں غائبانہ طور پر ہمیں قبول کیا اور اسی چھوٹی سی عمر میں ترقی اخلاص بھی کی۔ اس سال میں اور بھی ہمارے مخلص فوت ہوئے ہیں +

شہید کے تذکرے پر آپ نے فرمایا کہ دیسی [illegible] تمام شیر ینیوں کو نو اطبا نے عفونت پیدا کرنیوالی لکھا ہے مگر یہ ان میں سے نہیں ہے شہد [illegible] وغیرہ اور دیگر پھل اس میں رکھکر تجربے کئے گئے ہیں کہ وہ بالکل خراب نہیں ہوتے سالہا سال ویسے ہی پڑے رہتے ہیں +

فرمایا کہ ایک دفعہ میں نے انڈے پر تجربہ کیا تو تعجب ہوا کہ اس کی زردی تو ویسی ہی رہی مگر سفیدی اُنجماد پاکر مثل پتھر کے سخت ہو گئی۔ جیسے پتھر نہیں ٹوٹتا ویسے ہی وہ بھی نہیں ٹوٹتی تھی

خدا تعالیٰ نے اُسے شفاء للناس کہا ہے واقعی میں عجیب اور مفید شئے ہے تو کہا گیا ہے یہی تعریف قرآن شریف کی فرمائی ہے ریاضت کش اور مجاہدہ کرنیوالے لوگ اکثر اسے استعمال کرتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ ہڈیوں ...... وغیرہ کو محفوظ رکھتا ہے۔

اس میں ال جو ناس کے اوپر لگایا گیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو اس کے اپنے (یعنی خدا تعالیٰ) ناس (بندے) ہیں اور اس کے قرب کے لئے مجاہدہ اور ریاضتیں کرتے ہیں ان کے لئے شفا ہے کیونکہ خدا تعالے تو ہمیشہ خواص کو پسند کرتا ہے عوام سے اُسے کیا کام۔

تناسخ کی اصل فرمایا کوئی عمدہ آدمی فوت ہو تو صدمہ ضرور ہوتا ہے۔ لیکن دنیا ایسی جگہ ہے کہ اس میں پھر ویسے امثال پیدا ہو جاتے ہیں نیکوں کے بھی۔ بدوں کے بھی۔ اسی لئے بعض نے دنیا کو دوری لکھا ہے کہ جن صفات کے لوگ اس کے ایک دور میں گذر جاتے ہیں پھر اسی قسم کے لوگ وہی سیرتیں اور صورتیں لیکر دوسرے دور میں پیدا ہوتے رہتے ہیں۔

مخدوم حضرۃ مولوی نورالدین صاحب نے عرض کی کہ حضور یہیں سے ٹھوکر کھاکر لوگ تناسخ کے قائل ہو گئے ہیں +

۵ فروری ۱۹۰۴ء

۵ تاریخ کو حضرۃ اقدس علیہ الصلوۃ والسلام مسجد میں تشریف لیگئے [illegible] سیر [illegible] ایک [illegible] کی [illegible] عصر کے وقت آپ نے [illegible] مجلس میں فرمایا [illegible] مختلف تذکرے ہوتے رہے [illegible] کا ذکر کیا گیا

مداہنت کی انتہا فرمایا دوسری قوم کے رعب میں آکر اور ان کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے آخر یہاں تک نوبت پہونچی کہ آپ آخر ایام میں تثلیث کے ماننے والوں کو بھی نجات یافتہ قرار دیکر مداہنت کی انتہا یوں ہوا کرتی ہے کہ آخر اسی قوم کا انسان کو بننا پڑتا ہے قرآن شریف میں اسی لئے ہے لن ترضی عنک الیہود والنصارے حتی تتبع ملتہم دوسرے کو راضی کرنے کے لئے انسان کو اس کے مذہب کو بھی اچھا کہنا پڑتا ہے اسی لئے مداہنت سے مومن کو پرہیز کرنا چاہئے۔

فرمایا کہ مجھے بھی یہ الہام ہوا ہے جیسے کہ براہین میں درج ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت ان لوگوں (یعنی مخالفوں) میں سے شاذ و نادر ہی ہوگا جو ہم سے راضی ہو ورنہ ہمارے ساتھ اخلاق سے پیش آنا چاہتا ہو ہاں اگر شخصی طور پر کسی کی ذات میں اخلاق سرشت ہوا ہو تو وہ شاید ہم سے اخلاق سے پیش آجاوے ورنہ قومی طور پر تم سے ہرگز اخلاق سے پیش آنا نہیں چاہتے +

اجتہادی غلطی

کسی صاحب نے لودھیانہ سے حضرت صاحب کو مخالفین کا یہ اعتراض لکھا کہ شاتان تذبحان کا الہام جواب شہزادہ عبداللطیف صاحب شہید کے بارے میں لکھا گیا ہے وہ قبل ازیں کسی تصنیف میں مرزا احمد بیگ اور اس کے داماد پر چسپان ہو چکا ہے۔ اس پر آپ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے فرمایا کہ اگر ہم سے اجتہاد میں غلطی ہو جاوے تو حرج کیا ہے۔ اجتہاد اور شے ہے اور تفہیم الٰہی اور شے۔ اگر ہم نے ایک معنے اپنی رائے اور فکر سے کر دئے تو آخر اپنے وقت پر خدا تعالیٰ نے اصل اور حقیقی معنے بتلا دئے۔ اس الہام میں یہ الفاظ بھی لکھے ہیں عسیٰ ان تحبوا شیئا وھو کرہ لکم اب دیکھنا چاہئے کہ کیا احمد بیگ جیسے منکرین کی زندگی ہماری محبوبات سے تھی یا مکروہات سے۔

اگر ہماری کوئی غلطی ہو تو اس میں تنقیح طلب یہ امر ہے کہ آیا ایسی غلطیاں انبیاؤں سے ہوتی رہیں کہ نہیں جیسے کہ خواب میں ابوجہل نے آنحضرت صلعم کو انگور کا خوشہ دیا تو آپ نے اس کے یہ معنے سمجھے کہ ابوجہل کسی وقت مسلمان ہو جاوے گا لیکن وہ تو مسلمان نہ ہوا آخر عکرمہ اس کا بیٹا جب مسلمان ہوا تو خواب کے معنے پورے طور پر سمجھ میں آئے۔

ایک مفتری کی زندگی حباب کی طرح ہوتی ہے لیکن ہمارے سلسلہ میں سچائی کی خوشبو ہے کہ نہ واعظ ہیں نہ کانفرنسیں (جو مختلف مقاموں پر ہوتی ہیں) نہ لکچرار ہیں لیکن ہماری صداقت خود بخود لوگوں کے دلوں میں پڑتی جاتی ہے ان لوگوں نے بہتیرا واویلا کیا اور روکتے رہے اور اب بھی کرتے اور روکتے ہیں لیکن پھر بھی ہمارا کچھ بگاڑ نہ سکے۔

اب باریک نظر سے غور سے دیکھو تو ہمارا سلسلہ دن بدن ترقی کر رہا ہے اور یہی نشانی ہے اس بات کی کہ یہ خدا کی طرف سے ہے اگر یہ نہ ہوتا تو ہمارے مخالف آج تک کبھی کے کامیاب ہو جاتے۔ ہم یہاں چپ چاپ بیٹھے ہیں کسی تدبیر اور انسانی طاقت سے کام نہیں لیتے کہ اشتہار دور دور لگا رہے ہیں نہ کچھ۔ مگر تاہم ایک حرکت شروع ہے روز جو ڈاک آتی ہے شاذ و نادر ہی کوئی ایسا دن ہوتا ہو ورنہ ہر روز بلا ناغہ بیعت کے خطوط آتے ہیں اور کوئی دن ایسا نہیں جاتا کہ اس میں کوئی نہ کوئی بیعت کے لئے طیاری نہ کرتا ہو۔

تین قسم کے لوگ

فرمایا کہ اس وقت تین قسم کے لوگ ہیں ایک وہ جو بغض و حسد میں جلے ہوئے ہیں اور ضد اور تعصب سے مخالفت پر آمادہ ہیں ان کی تعداد تو بہت ہی کم ہے۔

دوسرے وہ جو اس طرف رجوع کرتے ہیں ان کی تعداد ترقی پر ہے۔

تیسرے وہ جو خاموش ہیں نہ ادھر ہیں نہ ادھر ان کی تعداد کثیر ہے وہ ملاؤں کے زیر اثر نہیں ہیں ورنہ ان کے ساتھ مل کر سب و شتم کرتے ہیں اس لئے وہ ہماری مد میں ہیں۔

فرقہ معاندین غنیمت ہے

یہ فرقہ جو معاندین کا ہے اگر نہ ہوتا تو چپ رہنے والے اصل میں کوئی شے نہیں ہیں انہی کی وجہ سے تحریک ہوتی ہے وہ شور ڈال ڈال کر ان لوگوں کو خواب غفلت سے بیدار کرتے ہیں ان کی باتوں میں چونکہ آسمانی تائید نہیں ہوتی اس لئے تناقض ہوتا ہے خدا تعالیٰ کچھ فرماتا ہے اور یہ کچھ کہتے ہیں۔ قال کچھ ہے حال کچھ ہے آخر شور شرابا سنکر بعض کو تحریک ہوتی ہے کہ دیکھیں تو سہی ہے کیا۔ پھر جب وہ تحقیق کرتے ہیں تو حق ہماری طرف ہوتا ہے آخر ان کو ماننا پڑتا ہے۔

معاندین ہم پر کیا کیا الزام لگاتے ہیں کہیں کہتے ہیں کہ یہ پیغمبروں کو گالیاں دیتے ہیں کہیں کہتے ہیں کہ نماز روزہ وغیرہ ادا نہیں کرتے آخر تحقیق پسند طبائع ان باتوں سے فائدہ اٹھا کر ہماری طرف رجوع کرتے ہیں۔

اس جماعت معاندین کے ہونے سے ہمارا بہت سا کام داؤں میں ہو رہا ہے لوگ آگے ہی منتظر ہیں۔ وقت خود شہادت دے رہا ہے اور ان کی آنکھیں اس طرف لگی ہوئی ہیں کہ آنیوالا آوے۔ جب یہ معاندین ایک مفتری کے رنگ میں ہمیں پیش کرتے ہیں تو تحقیق کرنے کرنے خود حق پا لیتے ہیں۔

۷ فروری سنہ ۱۹۰۴ء

ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب سیر سے چند منٹ پیشتر تشریف لائے اور شامل سیر ہوئے۔

سیر

آج راستہ میں زیادہ تر تذکرہ ان عوارضات کا رہا جو کہ آپ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو لاحق ہیں اور منجملہ ان عظیم الشان نشانات کے ہیں جو کہ حضرت مسیح موعود کی علامات میں بتلائے گئے ہیں۔ پہلے ڈاکٹر صاحب سے درد گردہ کے قریب ایک درد کا حال بیان کیا اور پھر آپ نے یکایک اطراف پر دچکر اور تغیر چشم وغیرہ کی کیفیت سنائی۔ ڈاکٹر صاحب کچھ ادویہ ان کے متعلق عرض کیں آخر اسی تذکرہ میں آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ ظاہر پر حمل کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ کا یہ منشا نہیں ہے یہ منتظر ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے آویں اور دو زرد چادریں اوڑھی ہوئی ہوں ایک اوپر اور ایک نیچے لیکن یہ نہیں بتلاتے کہ آیا وہ چادریں آسمان پر ہی رنگی جاویں گی یا یہاں سے ہی فرشتے لیکر آسمان پر پہونچا دیں گے اور وہ اوڑھ کر پیچھے اتریں گے ان چادروں سے مراد امراض ہیں اور یہی دونوں امراض ہمیں لگی ہوئی ہیں۔ نیچے کی چادر سے مراد پیشاب کی بیماری ہے اور اوپر سے مراد سر کی بیماری ہے ان دونوں میں میں ہمیشہ مبتلا رہتا ہوں۔

سر کی بیماری کا راز

سر کے ان عوارضات کا یہ راز معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ اس وقت جہاد کے خیالات کو دور کرنے کی ضرورت تھی اور ہمیں اس سے الگ رکھنا تھا اس لئے یہ امراض لاحق کر دئے اور یہ بھی اس میں حکمت ہے کہ اپنی کسی کارروائی پر ہمیں گھمنڈ نہ ہو بلکہ ہر وقت اس کے فضل کے خواستگار رہیں۔

نزول کے لفظ میں بھی یہی سر ہے گویا آسمان سے اترا ہے سب کام خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں اس میں انسانی دخل نہیں ہے اور جب وہ الفاظی ارادوں اور منصوبوں سے الگ ہوئے تو وہ سب امور خدا تعالیٰ ہی کی ٹھہرے جیسے جب سخت لڑائی ہو تو کہا کرتے ہیں کہ خدا خود اتر کر لڑا۔

ان لوگوں نے سب امور کو جسمانی بنا لیا ہے۔ چادریں رنگی ہوئی ہیں گویا بھگوے کپڑے اور ہاتھ میں نیزہ اور جنگلوں میں سور مارتا پھرتا ہے۔ ان میں بھی ہندوؤں کو جمع کیا ہے ادھر بھگوے کپڑے پہناتے ہیں ادھر ہاتھ میں نیزہ۔

اس کے بعد پردہ کے مضمون پر آپ گفتگو فرماتے رہے جس کو ہم نے پردے کے عنوان سے اسی اخبار کے صفحہ پر دیا ہے۔

۸ فروری سنہ ۱۹۰۴ء

سیر

سیر کے اول حصہ میں مقدمات کا تذکرہ رہا کہ اللہ تعالیٰ کس طرح حکام کے دل پر تصرف کر کے ہماری تائید کرتا ہے اور جو ہماری منشا اور مراد ہوتی ہے وہ پوری ہو جاتی ہے۔

کسر صلیب کا جوش مسیح کی روح میں

اس کے بعد روئے سخن کسر صلیب کے مضمون کی طرف پلٹا

اور زمانہ کی حالت آپ نے بتلائی کہ جسکو دیکھو دنیا ہے دین کی فکر اور اس کے لئے سوز گداز ہرگز نہیں دنیا کو کیڑے بنے ہوئے ہیں عیسویت کے مہلک فتنہ کی نسبت آپ نے فرمایا کہ بہت غور اور فکر کے بعد میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ اب صرف قلموں اور کاغذوں کا کام ہی نہیں ہے کہ وہ اس فتنہ کو فرو کر سکے کتابیں ہم نے لکھیں تو اس کے مقابل پر انہوں نے بھی لکھدیں لوگ اپنے اپنے نفس کے فکر میں اس قدر مصروف ہیں کہ ان کو مقابلہ کرنے کی فرصت ہی نہیں ہوتی۔ اور جب انہوں نے مقابلہ ہی نہ کیا تو پھر حق کیسے کھلے اس لئے اب میرا ارادہ ہے کہ ایک لمبا سلسلہ دعا اور انقطاع کا شروع کیا جاوے نرے وعظ اور تبلیغ سے کیا ہوتا ہے انبیاء بھی جب وعظ اور تبلیغ سے تھک گئے اور دیکھا کہ ابھی فتنہ برقرار ہے تو پھر انہوں نے دعا کی طرف توجہ کی تا کہ توجہ باطنی سے فتنہ کو پاش پاش کیا جاوے جیسے کہ اللہ تعالے قرآن شریف میں فرماتا ہے واستفتحوا وخاب کل جبار عنید (پ ۱۳ ع ۱۵) یعنی جب رسولوں نے دیکھا کہ وعظ اور پند سے کچھ فائدہ نہ ہوا تو انہوں نے ہر ایک بات سے کنارہ کش ہوکر خدا کی طرف توجہ کی اور اس سے فیصلہ چاہا تو پھر فیصلہ ہو گیا۔

نوح علیہ السلام بھی جب وعظ و پند سے عاجز آ گئے تو آخر آپ نے دعا کی اور سب ہلاک ہوئے سخت طوفان آیا۔ ان کی کشتی جودی پہاڑ پر جا ٹھہری جسے اراراٹ کہتے ہیں۔

اراراٹ کی وجہ تسمیہ — اس کا نام اراراٹ اسی لئے ہے۔ راٹ عبرانی زبان میں پہاڑ کی چوٹی کو کہتے ہیں اور ارا کے معنے میں نے دیکھ لیا۔ نوح علیہ السلام نے جب خشکی کی تلاش میں چاروں طرف نظر ماری اور پانی ہی پانی نظر آیا تو چونکہ کچھ پانی اتر چلا تھا اس لئے جودی پہاڑ کی چوٹی ان کو نظر آئی اور اسی وجہ سے اس کا نام اراراٹ پڑ گیا۔ غرضکہ یہ نشان بھی اسیطرح نوح کے دنوں کی طرح ہوگا اور اگر اس طرح نہ ہو تو پھر کل جہان دہریہ بن جاوے۔

نفخ صور کے معنے — مسیح موعود کے متعلق جو یہ آیا ہے ونفخ فی الصور فجمعناھم جمعا اس سے بھی مسیح موعود کی دعا کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے نزول از سما کے یہی معنے ہیں کہ جب کوئی امر آسمان سے پیدا ہوتا ہے تو کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور رد نہیں کر سکتا آخری زمانہ میں شیطان کی ذریت بہت جمع ہو جاوے گی کیونکہ وہ شیطان کا آخری جنگ ہے مگر مسیح موعود کی دعائیں اسے ہلاک کر دیں گی۔

دل را بدل رہیست — دلوں کو دلوں سے راہ ہوتی ہے پادری لوگ جسطرح سے ہمیں برا جانتے ہیں اور ہماری استیصال کے درپے ہیں ویسے دوسرے کسی فرقہ اہل اسلام کو برا نہیں جانتے بلکہ آپس میں ایک دوسرے کے ہمزبان ہوتے جاتے ہیں۔ یہ ان کی فطرتوں نے گواہی دیدی ہے کہ اپنے مذہب کا اصل دشمن انہوں نے ہمیں جانی دشمن مان لیا ہے جیسے چوہا جب بلی کو دیکھتا ہے تو گو اس نے اول سے نہ دیکھا ہو مگر وہ اس سے دہشت کھاتا اور سہم جاتا ہے یا جیسے بکری شیر کو سویا ہوا دیکھ لے تو تاڑ جاتی ہے کہ اب میری جان کی خیر نہیں خدا معلوم یہ علم ان کو کیسے ہو جاتا ہے الہام ہی ہوتا ہوگا۔ ٹھیک اسیطرح ان لوگوں نے تاڑ لیا ہے کہ عیسائی مذہب کے دشمن اگر ہیں تو ہم ہی ہیں اور کوئی فرقہ مسلمانوں میں سے نہیں ہے

فطر کے معنے — فطر کے معنے پھاڑنے کے ہیں اور فطرت سے مراد ہے کہ انسان خاص طور پر پھاڑا گیا جب آسمان سے لعنت آتی ہے تو نیک قوتیں پھٹنا شروع کر دیتی ہیں۔

براہین کا وہ الہام بڑا زور والا ہے وما کان اللہ لیذرک حتی یمیز الخبیث من الطیب کہ خدا ایسا نہیں کہ تجھے چھوڑ دے جب تک خبیث اور طیب میں فرق نہ کر دے۔ عیسائیوں کا جب سے پنجاب میں قدم پڑا ہے مسلمانوں نے بھی ان کی ابطال میں کمی نہیں کی رسالہ اور کتابیں وغیرہ ان کی تردید میں لکھتے رہے لیکن ... کارگر نہ ہوئے اور عیسائیوں کی جمعیت بڑھتی گئی اصل میں اس کا استیصال جانگاہ اور دلسوز دعاؤں پر موقوف ہے جیسے کہ واستفتحوا سے ظاہر ہے جب تدبیریں سر کر کے انسان تھک جاتا ہے تو آخرکار پھر دعا ہی کام آتی ہے اور جب دعا اپنی انتہا تک پہونچ جاوے تو پھر مطلب ہو جاتا ہے۔

ایک بڑی مشکل یہ ہے کہ لوگوں کو اس قسم کی دعا سے مطلب ہی کیا ہے کہ اس فتنہ اور بطلان کی استیصال کے لئے دعائیں کریں ان کی توکل دعائیں اپنے اپنے نفس کی ضروریات تک محدود ہیں۔ حالانکہ اس زمانہ میں دعا ایک بڑا جنگ ہے اور خود دعا میں مشکل بھی پیش آتی ہے گوشہ نشینی کی ضرورت پڑتی ہے مجھے ایکدفعہ خیال آیا ہے کہ باغ میں ایک مکان بنالوں کہ وہاں تخلیہ میں دعا ہو کیونکہ عمر گذرتی جاتی ہے۔ اس امر کا فیصلہ ہونا چاہیئے۔ نرے قلم کا اب یہ کام نہیں رہا کیونکہ پادریوں وغیرہ کے پاس روپیہ بہت ہے اور لوگوں کو اغوا اس نے دبا رکھا ہے۔ کسی نے نوکری کے لئے کسی نے کسی حاجت کے لئے اپنے آپ کو ان کا دست نگر بنا رکھا ہے اس لئے دلائل وغیرہ کا جو اثر دلوں پر ہونا چاہیئے وہ نہیں ہوتا اب یہ وقت ہے کہ ہر ایک مومن کو چاہیئے کہ دعا میں لگے۔ جو مومن آسائش کی زندگی چاہتا ہے تو اس کے حاصل کرنے کا اصول یہی ہے کہ خدا پر بھروسہ رکھے اور اس کے غیر پر نظر نہ رکھے اپنے اوقات کو خدا تعالے کے وقف کرے اور دین کی تائید میں لگے۔

حضرت مسیح کی جان بھی آخر دعا ہی سے بچی کیونکہ انہوں نے جب دیکھا کہ اب مجھکو صلیب دیں گے اور اس طرح کی موت ایک لعنتی ... موت ہوگی جس سے ایک فتنہ کا اندیشہ ہے تو آپ خدا کی بارگاہ میں بہت روئے لکھا ہے کہ ساری رات روتے رہے آگے حدیث کے الفاظ یہ ہیں کہ سمع دعاؤہ للتقوی۔ کہ اس کی دعا تقوی کی وجہ سے قبول ہوئی جیسے اس مسیح کی دعا اس فتنہ سے سنی گئی کہ وہ لعنتی موت سے بچایا گیا ہم امید کرتے ہیں کہ اس فتنہ کو دور کرنے کے لئے ویسی ہی ہماری دعا بھی سنی جاوے گی اس کی دعا اپنی موت سے بچنے کے لئے تھی اور ہماری دعا دنیا کو موت سے بچانے کے لئے ہے

درخواست دعا

ایک ہمارے بھائی ساکن پنجاب جو کہ گوالیار میں ہیں ذیل کے الفاظ میں احمدی جماعت سے دعا کی درخواست کرتے ہیں

مجھے ایک ایسی مشکل ہے جیسے دریا میں کشتی کے بے بس ہو جانے سے اس کے غرق ہونے یا ٹوٹ جانے کا یقین ہو جاتا ہے لیکن اگر فضل الہی شامل ہو تو فوراً کنارے جا لگتی ہے اس لئے جملہ احباب سے دعا کا خواستگار ہوں

عبد اللہ از ریاست گوالیار

پردہ

آج کل عورتوں کے پردہ پر اکثر اخباروں میں لے دے ہو رہی ہے۔ یورپ کی تہذیب کے دلدادہ تو اس بات پر زور دیتے ہیں کہ پردہ ہرگز نہ ہونا چاہئے اور ادھر پردہ کے حامی جن کے ساتھ ایک حد تک ہمارا اتفاق رائے ہے ان کی تردید کرتے رہتے ہیں اس لئے ہماری بڑی آرزو تھی کہ اس کے متعلق کبھی خود امام الزمان علیہ الصلوۃ والسلام کی زبان مبارک سے بھی کچھ کلمات نکل جاویں تو ان کو درج اخبار کر دیا جاوے وہ موقعہ ۶ فروری کی سیر میں پیش آیا جب کہ بہار کی موسم کی ہوا پر حضرۃ امام الزمان علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ حدیث شریف میں ہے کہ بہار کی موسم کی ہوا لو۔ پھر فرمایا کہ عورتوں کو سخت تکلیف ہوتی ہے کہ جب موسم منتقل ہوتا ہے تو ان کو اسی چار دیواری کی حبس میں زندگی بسر کرنی پڑتی ہے۔ لوگ اگرچہ ملامت کرتے ہیں اور برا جانتے ہیں لیکن جب کہ ایک امر خدا کی رضا کے برخلاف نہیں ہے تو ہمیں اس کے بجا لانے میں کیا تامل ہے۔ جبکہ خدا نے مرد و عورت میں .... مساوات رکھی ہے تو اسی خیال سے کہ کہیں ان کو حبس میں رکھنا معصیت کا موجب نہ ہو میں گاہے گاہے اپنے گھر سے چند دوسری عورتوں کے ساتھ باغ میں سیر کے لئے لے جایا کرتا تھا اور اب بھی ارادہ ہے کہ لیجایا کروں ✦

یورپ کے اعتراض پردہ پر بے حیائی کے ہیں اور ان میں تفریط ہے اور مسلمانوں میں افراط ہے کہ گھروں کو عورتوں کے لئے بالکل حبس بنا دیا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ حضرت عائشہ کو باہر اپنے ساتھ لیجایا کرتے جنگوں میں بھی اپنے ساتھ رکھتے جو پردہ کہ سمجھا گیا ہے وہ غلط ہے قرآن شریف نے جو پردہ تبلایا ہے وہ ٹھیک ہے ✦

مولوی عبدالکریم صاحب ذکر کرتے تھے کہ کسی نے مصر میں ایک کتاب پردہ کی تردید میں لکھی ہے اس کے مقابل پر ایک غیر تمند مسلمان نے پردہ کی تائید میں ایک کتاب لکھی ہے اور بتلایا ہے کہ بے پردگی کے فوائد اگر دیکھنے ہوں تو انگلستان اور فرانس میں جاکر وہاں کی زنا کاریوں۔ بے حیائیوں۔ ولد الزناؤں کو دیکھو ✦

ایک شخص نے پردہ کی تائید میں ایک مثنوی ایک اخبار میں درج کی ہے اس نے لکھا ہے کہ ہر ایک مفید اور عمدہ شے پردہ میں ہوتی ہے اور جب تک پردہ میں ہے تب تک ہی محفوظ رہتی ہے مثلاً گندم کا دانہ اور دوسرے اناج وغیرہ لکھتے لکھتے آخر لکھا ہے کہ اس سے بڑھکر اور کیا کہ خدا تعالیٰ خود پردہ میں ہے ✦ فقط

ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب نے بیان کیا کہ جس قدر نو تعلیم یافتہ پردہ کے خلاف میں تقریریں کرتے ہیں ان میں سے ایک کا بھی عمل درآمد اس پر نہیں ہے اپنی بیبیوں کو انہوں نے بڑی بڑی محفوظ مکانوں میں رکھا ہے اور بالکل ان کو باہر نکلنے نہیں دیتے۔ لاہور کے ایک بڑے سر برآوردہ بیرسٹر نے ایک دفعہ پردہ کی مخالفت میں بڑے زور شور سے لکچر دیا آخر ایک شخص نے اُسے خط لکھا کہ میں فلان ٹرین میں لاہور پہونچوں گا آپ معہ اپنی بیوی کے سٹیشن پر ملاقات کریں اور اپنی بیوی کو مجھ سے انٹروڈیوس کرادیں (بیرسٹر صاحب نے اس پر عمل نہ کیا) ایک دفعہ پردہ کا ذکر ہو رہا تھا کہ نیچری لوگ اس پر بہت زور دیتے ہیں کہ پردہ کی رسم کو اٹھا دینا چاہئے اس پر قاضی ضیاء الدین صاحب قادیانی نے لطیف نکتہ بیان کیا کہ پردہ کے متعلق زور دینا کہ اسے ہٹایا جاوے پردہ نشینوں کا کام ہے پس جس حالت میں عورتیں کہ جن کے متعلق یہ مسئلہ ہے اس کی نسبت کوئی شکایت پبلک میں نہیں کرتیں تو ان مردوں کو کیا پڑی ہے کہ یہ گلے پھاڑ پھاڑ کر اسے دور کرنا چاہتے ہیں۔ مدعی سست گواہ چست والی مثال ہے ✦

افغانستان اور مسیح موعودؑ

حضرۃ صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید مرحوم کی شہادت نے اب افغانستان کو حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تعلیم کے زیر اثر کر دیا ہے اور آپ کی شہادۃ سے ہمارے تعلقات افغانستان سے بہت کچھ وابستہ ہوگئے ہیں اس لئے وہاں کی آمدہ خبروں سے ہمیں اور ہمارے احباب کو ایک خاص دلچسپی ہونی چاہئے کہ ایک سرزمین جس کے خمیر میں خونریزی کا بیج بویا گیا ہے اور جان کو ہتھیلی پر رکھ کر چلنا پھرنا اس کے باشندوں کا کام ہے اور جنہوں نے اپنی نجات کا مدار صرف اس بات کو سمجھ رکھا ہے کہ ایک کافر کو تیغ بیدریغ سے ناحق قتل کر دیا جاوے۔ جب ایسی سرزمین حضرت مسیح موعودؑ کے زیر اثر ہو کر ان تمام ظالمانہ خونریزی کے خیالات سے پاک صاف ہو جاوے اور خدا تعالیٰ کی مخلوق پر اس کی شفقت اور رحم بڑھ جاوے اور بلا امتیاز مذہب بنی نوع انسان پر ہمدردی کی روح ان میں پھونکی جاوے تو یہ تغیر و تبدل منجملہ عظیم الشان معجزات کے ہوگا اور بجائے اس کے کہ لاکھہا روپیہ صرف کر کے مدرسے اور مکتب وہاں قائم ہوں اور ہزاروں حیلوں سے رفتہ رفتہ ان اقوام سے اصلاح لے جاویں اور ان کی قوتوں کو کمزور کیا جاوے۔ صرف مسیح موعود کے پاک انفاس کی برکت اور تاثیر سے یہ مطلب شفقت علی خلق اللہ کی حاصل ہو جاوے تو امن پسند حکام اور سلاطین کے لئے یہ کس قدر شکریہ کا مقام ہو سکتا ہے۔ صاحبزادہ عبداللطیف صاحب تو شہید ہو کر خون کا اشتہار اس سرزمین میں دے گئے۔ اور حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کی صداقت پر مہر لگا گئے اور آپ کے دعاوی اور تعلیم کی تخم ریزی کر گئے۔ لیکن اب یہ خونی اشتہار وقتاً فوقتاً کس کس رنگوں میں جلوہ دکھلاتا ہے۔ یہ ایک عجیب نظارہ قدرت ہے جو کہ ایمان کو تازگی دل کو سرور بخشتا ہے۔

سنا گیا ہے کہ علاقہ ترکستان میں ایک مزار ہے جو کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا مزار کہلاتا ہے وہاں سے ایک مجذوب کابل میں آیا اور اس نے مختلف جگہوں پر کھڑے ہو کر بآواز بلند کہا ہے کہ سید عبداللطیف صاحب بڑے ظلم کے ساتھ مارے گئے ہیں اور میں دیکھتا ہوں لیکن یہ لوگ نہیں دیکھتے کہ اس کا پیر کابل میں موجود ہے اور نزدیک ہے کہ کابل سے اس کی سزا پاوے۔

عوام الناس کا چونکہ ایسے مجذوبوں پر حسن عقیدہ ہوتا ہے اس لئے کابل میں بہت کھلبلی ہے

ایسے مجذوب جو کہ مامورین میں سے نہیں ہوتے اگرچہ ان کی کلام بحیثیت ایک سند یا نہ پیشگوئی کے نہیں تسلیم کی جا سکتی مگر چونکہ انقطاع دنیا میں وہ اہل اللہ اور مامورین سے مناسبت رکھتے ہیں۔ اس وجہ سے بعض غیبی اخبار ان پر منکشف ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح ہم اس مجذوب کی اس پیشگوئی پر چنداں یقین نہیں کرتے لیکن ہاں خدا کے برگزیدہ حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

کی زبان مبارک سے جو کچھ نکل چکا ہے کہ یہ ایک عظیم ظلم ہوا ہے جس کی سزا کابل کو ہو گیگا وہ ضرور پورا ہو کر رہیگا اور عبداللطیف صاحب شہید کا وہان شہید ہونا اور احمدی عقائد کا وہان رواج پانا خود حضرۃ مسیح موعود کا وہان جانا ہی ہے ❊

محمد سعید

شہید مرحوم رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے صاحبزادہ کا نام محمد سعید ہے۔ عمر آپ کی شاید ۲۵ یا ۳۰ سال کے درمیان ہے مگر قد وقامت کے لحاظ سے آپ ۴۰ سالہ نوجوان معلوم ہوتے ہیں اور اپنے باپ کے قدم بقدم حضرۃ اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پر ایمان رکھتے ہین جب آپ کے والد عبداللطیف صاحب شہید کئے گئے اور ان کو کابل مین طلب کیا گیا تو بعض کمزور دل لوگون نے مشورہ دیا کہ اپنے والد کی طرح اپنے آپ کو مرزا صاحب پر راسخ الاعتقاد ظاہر کرکے عزیز جان کو نہ تلف کرو۔ اس پر محمد سعید صاحب نے ان کو جواب دیا تھا کہ جو کچھ ان کا عقیدہ تھا وہی میرا عقیدہ ہے اگر وہ مارے گئے اور مین مر جاؤن تو کیا حرج ہے آخر مین اسی باپ کا فرزند ہون ❊

سنا گیا ہے کہ امیر صاحب کابل بھی اب اپنے اس کئے پر پشیمان ہین اور ان کی اولاد کو اب امیر صاحب نے [illegible] ہزار جریب زمین علاقہ ترکستان کی طرف عطا کی ہے۔ کابل کی جریب یہان کی جریب سے طول مین [illegible] گنا ہوتی ہے اور جن فتنیون نے مولوی صاحب شہید کے قتل پر فتوے دیا تھا کچھ ان کی ناجائز کارروائیون کا انکشاف بھی ہوا ہے جس سے ان فتنیون کی وقعت امیر صاحب کے دل مین گھٹ گئی ہے۔

کابل مین قحط سے [illegible] پھیل رہی ہے اور امیر صاحب نے باہر سے غلہ منگوانے کو کوچی لوگون سے ۱۶ ہزار اونٹ حاصل کئے ہین اور اس کے علاوہ ساٹھ ہزار جانوران باربرداری سرکاری ہین بہر حال خدا کی باتین پوری ہو کر رہتی ہین اور ایک صادق من اللہ کی صداقت پر آسمان اور زمین نے سرزمین کابل مین مہر لگائی ہے ❊

جیسے سرزمین تھا دتہین مین فاضل امروہی نے بیان کیا ہے کہ قرآن شریف فرماتا ہے کہ اس واقعہ کے بعد اس قوم پر عذاب الہی ضرور ہونے والا ہے جیسا کہ لکھا ہے وما انزلنا علی قومہ من بعدہ من جند من السماء وما کنا منزلین ان کانت الا صیحۃ واحدۃ فاذا ہم خامدون الخ یہ تھا مجملاً جس کے یہ کاٹ کہ

اہل کابل عبرت پکڑین ❊

شہید مرحوم رحمۃ اللہ علیہ کے بفضل خدا ۵ فرزند اور ۵ دختر ہین ❊

مرحوم رحمت علی

مرحوم کے حالات شہادۃ جو کہ سید جلال صاحب کے خط کے وسیلہ سے احمدی برادران تک پہونچے ہین۔ اب خاص مقام جنگ کے آمدہ خطوط سے معلوم ہوا ہے کہ وہ صحیح واقعات نہ تھے اور نہ آپ کسی مجروح دشمن سومالی کو ڈریس کر رہے تھے شہادۃ کے صحیح واقعات ذیل کے خط سے معلوم ہونگے جو کہ ہمارے محترم بھائی ڈاکٹر ممتاز علی خانصاحب نے ارسال کیا ہے۔

کل احمدی احباب سے درخواست ہے کہ اپنے ان تمام بھائیون کے حق مین جو بعافیت واپس آنے کی دعا مانگین جو کہ اس وقت ہز مجسٹی برٹش گورنمنٹ کی طرف سے سومالی لینڈ مین اپنے صدق و وفا سے بہری ہوئی اطاعت کا ثبوت دے رہے ہین اور جو سومالی جہاد کے غلط اصول پر برٹش گورنمنٹ جیسی عدل پرور اور انصاف پسند اور امن اور صلح کو پسند کرنے والی سلطنت سے جنگ کر رہے ہین ان کے مقابل پر وہ اپنے صلح پسند اسلامی عقائد کا ثبوت عملی طور پر دیکر مخالف اور مفتری مولویون کے منہ پر سیاہی مل رہے ہین ❊ وہ خط یہ ہے۔

السلام علیکم

یہ عاجز نہایت ہی افسوس کے ساتھ عرض پرداز ہے کہ مورخہ ۱۰ جنوری کے جدبالی لڑائی مین (جس مین عاجز اور ڈاکٹر صاحب بھائی صاحب رحمن خانصاحب بھی شامل تھے) ہمارے محسن و مربی بھائی صاحب اور محترم بزرگ یعنی ڈاکٹر رحمت علے صاحب دشمن کے ہاتھ سے شہید ہو کر داخل جنت ہوئے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ حیف صد حیف دشمن کے نہایت ہی قریب آجانے کے باعث سومالی مونٹڈ انفنٹری بھاگ پڑی اس وقت آپکے

شکم مین گولی لگی۔ کچھ دیر بعد آپ گھوڑے پر سوار نہ رہ سکے اور گر پڑے۔ تب دو زانو ہو بیٹھکر

کلمہ شہادۃ باواز بلند ورد زبان رکھا

بعدہ شیطان سیرۃ مردود دشمن نے بھالون سے ہلاک کیا۔ وہان ہی آپکے نمک حلال وفادار سائیس اردلی نے اپنے آقا پر جان فدا کی۔ اللہ تعالے ان کو غریق رحمت کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل بخشے آمین۔ ثم آمین۔

ان کا انگریز ڈاکٹر صاحب لفٹننٹ پورپین بھی وہان ہی مارا گیا۔ لڑائی ۱۱ بجے تک ہوتی رہی ہزار کوشش کی کہ نعش مبارک کو لاکر دفن کرین لیکن اللہ تعالی کو یہ منظور نہ تھا۔ ڈاکٹر رحمن خانصاحب نے اپنے افسرون کو کہکر نعش منگانے کی کوشش کی۔ مینے اپنے افسرون سے کہکر معاملہ اپنے جنرل صاحب تک پہونچایا۔ آخرش ایک پارٹی آپ کو لانے کے لئے گئی۔ مگر افسوس کہ وہان پر ہی دفن کرآئے اور رسم جنازہ سے بھی محروم رہے افسوس صد افسوس۔ محترم و مرحوم بھائی صاحب جماعت کے گران بہا اور اولوالعزم جان نثار تھے آپ کی وفات حسرت آیات البدر و الحکم مین شائع کرکے احمدی جماعت سے نماز جنازہ کی درخواست کیجاوے تو از حد عنایت ہوگی۔ جو صدمہ ہم چند احمدی برادران کو گذرا ہے وہ تحریر سے باہر ہے آپ کا بستر خراب ہو رہا تھا وہ اپنے صاحب سے رپورٹ کرکے مین نے اپنے پاس منگوالیا ہے ارادہ ہے اس کو فروخت کرکے روپیہ آپ کی خدمت مین روانہ کردون آپ حسب مناسب یا تو مرحوم کے والد صاحب بیوی صاحبہ یا بھائی صاحب کو دیدین یا جیسا مناسب ہو کرین اور سمالی لینڈ کے سب احمدی جماعت کی طرف سے آنصاحب کے پسماندگان کے ساتھ دلی ہمدردی اور اظہار تاسف بھی تحریر فرمادین۔ حضرۃ اقدس کی خدمت مین دعائے مغفرت کے لئے عرض کرین۔ زیادہ نیاز

یکے از عاجزان خاکسار ممتاز علی خانصاحب
ہاسپیٹل اسسٹنٹ از بربرا

دوسری لڑائی کے لئے دوبارہ آج آگے جانے والے تھے مگر رک گئے۔ زیست کا اعتبار نہیں گولیان بدن کے چارون طرف بارش کی طرح آئی تھین مگر اللہ تعالے نے محفوظ رکھا ❊

یادگار مرحوم

افریقہ کے احمدی بھائی خصوصیت سے توجہ فرماوین

ہمارے جو احمدی بھائی اس وقت برٹش گورنمنٹ کی خدمات پر مشرقی افریقہ اور سمالی لینڈ مین متعین ہین ان کو البدر سے ایک خاص اور ممتیز تعلق ہونا چاہئے کیونکہ البدر کے ذریعے سے جو خدمت احمدی قوم اور سلسلہ احمدیہ کی ہو رہی ہے اس کا محرک اور مجوز اور اس وقت ایڈیٹر اور مینیجر ایک ان کا وہ احمدی بھائی ہے جسے خدا تعالے نے سب سے اول افریقہ کی سرزمین مین پہونچایا تھا اور یوگنڈا ریلوے کی تعمیر کے لئے جو جہاز سب سے اول ہندوستان سے روانہ ہوا تھا وہ اس کا مرکب تھا۔ اس سرزمین مین پہونچنے پر خدا نے جسطرح اُسے چار رکھا اور جو کام اس سے چاہا لیا اور یہ بھی اس کے فضلون مین سے ایک فضل تھا کہ مرحوم رحمت علی صاحب کو اس سلسلہ عالیہ کی طرف رجوع لانے کے لئے خدا تعالے نے اُسے بھی منتخب کیا تھا اور مرحوم کا اس سلسلہ مین داخل ہوجانا احمدی تاثیرات کے کام کرنے کے لئے ایک کلید یا ریگولیٹر تھا جس کے ذریعے سے روح القدس کی تاثیرات ایک سٹیم کی طرح جلد جلد اپنے کام کرنے لگ گئین اور جو کیل اور پرزہ حرکت اور کام کرنے کے قابل تھا وہ کام مین لگ گیا۔

اور جن ہمارے احباب کو افریقہ مین حضرۃ امام الزمان کی بیعت یا محرکات بیعت کا شرف حاصل ہوا ہے ان پر بھی یہ خدا کا خاص فضل ہے کہ ان کی ہدایت کے لئے اس خطہ زمین کو مولا کریم نے انتخاب کیا جس کی آب و ہوا نے ان کے روحانی قوائے کو نشو و نما کی طاقت بخشکر ہدایت کی طرف راہ نمائی کی اور مین نے افریقہ مین تجربہ کیا ہے کہ بعض لوگ جو پنجاب مین بڑے متعصب اور معاند تھے اور فسق و فجور مین مبتلا تھے افریقہ مین پہونچکر وہ خدا تعالے کے منعم علیہ بندون مین سے ہوگئے اور حق کی قبولیت کا تاج ان کے سر پر رکھا گیا۔ کیونکہ ہندوستان اور پنجاب مین خانگی افکار۔ تنگی روزگار اور رات دن دجال صفت مولویون کے زیر اثر رہنے کی حق کی قبولیت کے قوائے اپنا کام نہ کر سکتے تھے افریقہ مین پہونچکر ان الجھنون سے ان کو نجات ہوئی اور دماغون کو غور و فکر کرنے اور حق اور باطل مین مقابلہ کرنے کا موقعہ ملا تو سعید طبائع نے جھٹ حق کو قبول کر لیا۔

اس لئے مین اپنے افریقی احمدی بھائیون کی خدمتین عرض کرنا چاہتا ہون کہ وہ خصوصیت سے البدر کے استحکام و قیام مین امداد فرماکر عنداللہ اجر حاصل کرین۔ اور جو خدمت دینی قومی اور احمدی سلسلہ کی البدر کے ذریعہ سے ہو رہی ہے اس کے بجالانے مین وہ ایک دست بازو ہو جاوین جن ایام مین رحمت علی مرحوم اور یہ خاکسار یوگنڈا ریلوے مین تھے اس وقت افریقہ کی جماعت نے مالی خدمات مین تمام دوسرے مقام کی جماعتون سے ایک تمیز حاصل کی ہوئی تھی اب ان دنون کی مجھے خبر نہین کہ کیا حال ہے بہرحال ان ایام کی خدمات سے مین یہ اندازہ کر سکتا ہون کہ افریقہ کی جماعت کو مالی حیثیت سے خدمت دین بجالانے کا عمدہ موقع حاصل ہے اور ان دنون مین جبکہ ہمارا پیارا دوست ڈاکٹر رحمت علی صاحب نے مشیت ایزدی سے افریقہ مین جان دیکر ثابت کر دیا ہے کہ ان کی زندگی کے پاکیزہ اور مبارک ایام اسی سرزمین کے لئے وقف کئے گئے تھے اور اپنے اعمال و تاثیرات قدسیہ کی وجہ سے وہ افریقہ کی جماعت کے ایک نشان تھے۔ یہ ایک عجیب موقعہ افریقی بھائیون کے لئے ہے کہ اپنے محترم دوست کی یادگار اور اس کی روح پر فتوح کو ثواب پہونچانے کے لئے وہ احمدی سلسلہ کی خاص امداد فرماوین اور اسی ضمن مین اپنے قومی خادم البدر کی استحکام قیام اور امداد کی طرف اپنی خاص توجہہ کو مبذول کراوین ✽

البدر کی امداد اور اس کے ذریعہ سے مرحوم بھائی رحمت علی کو ثواب وہ اس طرح سے پہونچا سکتے ہین کہ دفتر البدر مین اکثر ایسے احمدی بھائیون کی درخواستین آتی رہتی ہین جن کو مصالح ایزدی سے مالی استطاعت بہت کم ہوتی ہے اور اگرچہ اس کی قیمت ۲ سالانہ بہت قلیل ہے مگر وہ اس کی بھی برداشت نہین کر سکتے اس لئے ذی استطاعت احباب اپنے اخراجات اور ذمہ واریون پر متعدد پرچے سالانہ البدر کے خرید کر ان کم استطاعت احباب کو دلوین یا خاص طور پر البدر کی امداد فرماوین کیونکہ کارخانہ ابھی تک اس قابل نہین ہے کہ صرف اپنے اخراجات کی آپ برداشت کرے

مسئلہ | اسی غرض کی تکمیل کے لئے مین نے ۹ فروری کی سیر مین حضرۃ امام الزمان سے یہ مسئلہ پوچھا کہ اگر کوئی اخبار کسی غریب شخص کے نام جاری کروا کر اس کا ثواب کسی متوفی کو پہونچایا جاوے تو پہونچتا ہے کہ نہین آپنے فرمایا کہ پہنچتا ہے بشرطیکہ وہ دینی اخبار ہو۔ اس لئے مین اپنے افریقہ کے نیز ہندوستان و پنجاب کے ذی استطاعت بھائیون سے چاہتا ہون کہ ان مین سے جو اصحاب مرحوم کے ساتھ انس و محبت رکھتے ہین اور عنداللہ ان کے درجات کی بلندی اور مراتب کی رفعت چاہتے ہین وہ علاوہ اپنی دلسوز اور جانگداز دعاؤن کے مالی طور سے بھی اپنے ارادون کو مذکورہ بالا تجویز سے پورا کرین تاکہ ایک غائب بھائی کی ہمدردی کے علاوہ ان کو ایک دینی خدمت یعنی البدر کے قیام مین امداد دینیکا بھی ثواب حاصل ہو

کوئی اخبار یا رسالہ جاری کرانے سے ایک صدقہ جاریہ قائم ہو جاتا ہے کیونکہ اس ذریعہ سے جس جس شخص کی نظر ...... ان دینی مضامین پر پڑے گی اور جو جو لوگ اس سے مستفید ہونگے اس سب کا اجر اس جاری کرانے والے کے نام پر لکھا جاویگا۔ گویا صدقات و خیرات کے جس قدر مدین ہوتی ہین انہین سے ایک مد کسی رسالہ یا اخبار کسی کے نام جاری کرا دینا بھی ہے جسے ہمارے بھائیون کو نظر انداز نہ کرنا چاہئے ✽

اور اگرچہ مذکورہ بالا مضمون مین مین نے البدر کی اجرا ہی کی ترغیب دی ہے۔ لیکن اس سے یہ میرا منشاء نہین ہے کہ قادیان مین جسقدر دیگر مواقع صدقہ و خیرات کے مالی طور پر ہین ان کو نظر انداز کر دیا جاوے بلکہ ہر ایک شخص لنگر خانہ۔ مدرسہ۔ میگزین۔ الحکم مساکین کی مدون مین بھی حسب استطاعت امداد دیکر اپنے متوفی بھائیون یا رشتہ دارون کی مغفرت اور بلندی درجات کا موجب ہوا کرے۔

چونکہ میرے ہاتھ مین البدر کا اہتمام ہے اس لئے اس کی فکر مجھے ہی لگی ہوئی ہے اور اسی لئے مین یہ چاہتا ہے کہ دوسرے بھائی عموماً اور افریقہ کی جماعت کے احباب خواہ وہ ہندوستان مین ہین یا افریقہ مین۔ خصوصاً ایسے ایسے موقعہ پر البدر کی امداد بھی کیا کرین۔

میرا اپنا عمل درآمد اس پر ہے

اپنی تحریر پر مین خود اس طرح سے عمل کرتا ہون کہ اپنے مرحوم دوست کی یادگار اور عنداللہ اس کی مغفرۃ اور بلندی درجاۃ کے لئے دس اخبار صرف ۱۲ پیشگی قیمت پر ان احمدی بھائیون کو دونگا جو کہ ۲ پر اسے خریدنے کی استطاعت نہین رکھتے اور جب تک البدر کا قیام ہے اور اس کا اہتمام میرے ہاتھ مین ہے اور اس کا یہی حجم اور قیمت ہے تب

یک وہ اسی قیمت پر البدر کے ہمیشہ خریدار رہین گے جن دس مسکین بھائیون کی درخواستین اول آجاوینگی ان کو اخبار بذریعہ وی پی ارسال کیاجاویگا ۔

هل جزاء الاحسان الا الاحسان جن دوستون پر مرحوم بھائی رحمت علی کے احسانات اور عنایات متمیز طور پر تھے اور ان کے دل مین امنگ تھی کہ وہ اس کا معاوضہ اداکرین اب ان کے لئے موقعہ ہے کہ بذریعہ دعاؤن کے اور انفاق مال کے جس کا ایک طریق اوپر مذکور ہوا اس آیت پر عمل درآمد کر کے بار احسان سے سبکدوش ہون ۔

جلدباز دشمن کی جھوٹی خوشی

اور مقدمات

خدا تعالےٰ کی حکمت بالغہ نے ہمیشہ سے یہی چاہا ہے کہ اپنے ماموروں اور برگزیدون کی ہر ایک کامیابی اور نشان اور خوارق عادۃ قتی پر ایک پردہ پڑا رہے تاکہ ایمان بالغیب جو کہ نجات کے لئے ضروری امر ہے ہاتھ سے نہ چلا جاوے اور اس مین یہ بھی سر ہے کہ ہر ایک نااہل ان کی پاکیزہ جماعت مین داخل ہوکر ان اہل بصیرت اور حقیقت شناس صدیقی صفات مومنون کے ساتھ ہم پلہ نہ ہو جاوے جو اپنی فطرتی پاکیزگی اور رشد اور سعادت کی وجہ سے ایک مامور من اللہ کو تسلیم کر لیتے مین ۔ ورنہ اگر ان حقائق کا انکشاف پورے طور پر ہو جاوے تو دنیا مین کوئی چوڑھا چمار اور کنجر وغیرہ ایسا نہ رہے جو کہ مومن کہلانے کا مستحق نہ ہو اور ہر ایک دوڑ دوڑ کر خدا کے رسولون کو قبول کر لیا کرے ۔ اسی لئے تمام برگزیدون کی کامیابیون مین ایک نہ ایک پہلو ضرور ایسا رکھا ہوتا ہے جس سے بد اندیش کوتاہ بین اور اسباب پرست دشمن دہوکا کھاتا ہے ۔ ابتدا سے یہ سنت اللہ اسی طرح چلی آئی ہے اور اسیطرح چلی جاوے گی ۔

اس زمانے مین جبکہ اللہ تعالےٰ نے حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو مبعوث فرمایا ہے یہی سنت برابر کام کر رہی ہے کہ جلد باز دشمن ہر ایک نشان الٰہی پر اپنی کوتاہ فہمی سے ٹھوکر کھا کر اس ساحل نجات سے محروم رہتا ہے جو کہ ضد اور تعصب سے پاک ہوکر ایک ذرا سے غور و تدبر سے حاصل ہو سکتی ہے ان دنون مین جو فیصلہ عدالت گورداسپور نے کیا ہے اس پر بھی دیکھا جاتا ہے کہ جلد باز دشمن اپنی شوخی طبع سے ویسے ہی ٹھوکر کھا رہے ہین جیساکہ ازمنہ سابقہ مین راستبازون کے وقت اشقیا کا گروہ ٹھوکر کھاتا رہا ہے کوئی کہتا ہے کہ مولوی کرم دین صاحب بڑی عزۃ سے بری ہوگئے کوئی کہتا ہے کہ مرزا صاحب کی پیشگوئیان اور الہامات غلط نکلے اور وہ سب مولوی کرم دین کے حق مین پورے ہوگئے اور اسطرح سے ایک طوفان بےتمیزی برپا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ سادہ لوح طبائع کو دھوکا دیا جاوے اور لوگون کو صراط مستقیم سے بھٹکا کر اپنے مقصد شیطنت کو پورا کیا جاوے لیکن کیا حق شناس اور انصاف پژوہ طبائع اس جال مین آجاوینگی اور ان اوباشانہ تحریرون کے مطالعہ سے کیا ان کو نورانی اور حق شناس فراست مکدر ہوگی !

ہرگز نہین ہرگز نہین ۔

(۱) کیونکہ حضرۃ مرزا صاحب نے مقدمات مین کامیابی کی پیشگوئی کی ہے اور یہ پیشگوئی ہرگز نہین کی کہ وہ کامیابی ہمین ضرور اسی بارے اور اسی دغا والے مقدمہ مین رائے چندو لعل صاحب بہادر مجسٹریٹ کی عدالت سے ہی ہوگی ۔ اگر کہین یہ صراحت یہ کنایت سے لکھا ہوا ہے تو بتلایا جاوے اور اگر اس پیشگوئی مین صرف یہ ہے کہ مقدمات مین متقی فریق کامیاب ہوگا تو اللہ تعالےٰ خود اپنی کلام پاک سے اس پر مہر لگاتا ہے العاقبۃ عند ربک للمتقین ۔

جب تک ایک مقدمہ مین اپیل نگرانی وغیرہ کی گنجائش باقی ہے اور ایک فریق نے یہ ظاہر نہیں کیا کہ میں عدالت عالیہ میں چارہ جوئی نہیں کرتا یہی فیصلہ منظور ہے .... تب تک ان ماتحت عدالتون کے فیصلہ کو فیصلہ ناطق قرار دیدینا سخت جاہلانہ اور احمقانہ شیوہ ہے ۔ × × × × × × × × × × × × ×

× × × × × × × × × × × × × × × × × ×

× × × × × × × × × × × × × × × × × ×

(۲) جلدباز دشمن کا یہ کہنا کہ مولوی صاحب عزت سے بری ہوگئے ۔ اگرچہ اپنے ظاہری الفاظ مین تو مولوی صاحب سے ہمدردی کا اظہار کرتا ہے لیکن اس قسم کی ہمدردی ہمیشہ نادان دوست ہی کیا کرتے ہین ۔ ہم نہین سمجھ سکتے کہ جو فیصلہ عدالت نے دیا ہے اس مین کونسا پہلو مولوی صاحب کی عزۃ کا برقرار رکھا گیا ہے ۔ مولوی صاحب نے اپنے حلفیہ بیانون مین اسطرح لکھایا تھا کہ یہ خطوط اور اخبار سراج الاخبار کا مضمون جو میری طرف منسوب کئے جاتے ہین یہ نہ میرے مضامین ہین اور نہ میرے دستخط ۔ یہ مولوی صاحب کا حلفیہ بیان تھا جو کہ عدالت مین دیا گیا تھا لیکن عدالت نے فیصلہ دیا کہ خطوط اور سراج الاخبار والا مضمون یہ سب مولوی کرم دین کے ہین ۔ دوسرے الفاظ مین ہم اسے یون بیان کر سکتے ہین کہ مولوی صاحب عدالت مین حلف لیکر بھی ایک امر کو خلاف واقعہ بیان کر دینے والے ہین ۔ اور جب عدالت نے یہ فیصلہ دیدیا کہ سراج الاخبار کا مضمون مولوی صاحب کا ہی ہے اور اس مضمون مین مولوی صاحب نے خود تسلیم کیا ہے کہ مین نے دھوکا دیا تو اب بتلاؤ کہ آیا مولوی صاحب کی عزۃ رہ گئی یا گئی ۔ ہم اس پر اپنی طرف سے کچھ نہین کہتے صرف پبلک خود ہی فیصلہ کرے کہ آیا جب ایک شخص بحیثیت ایک بڑے معزز اور مستند مولوی کے اپنے آپ کو عدالت مین ظاہر کرتا ہے اور اسطرح سے وہ گویا قوم کی ناک بنتا ہے پھر جب وہ عدالت مین ایک امر کی حقیقت پر پردہ ڈالتا ہے اور خود اس کے ہاتھ اور قلم کے لکھے ہوئے جو مضامین ہین ازروئے حلف کے کہتا ہے کہ یہ میرے لکھے ہوئے نہین ہین اور آخر کار خدا تعالےٰ اس حقیقت کو کھولتا ہے اور عدالت کے ذریعے سے اس امر پر مہر لگجاتی ہے کہ واقعی یہ خطوط مولویصاحب ہی کے ہین تو جو لوگ ان مولویصاحب کا اس قدر اعزاز و اکرام کرکے بذریعہ اخبارون یا رسالون کے قوم کے سامنے ان کو پیش کرتے تھے ان کی ناک رہی یا کٹی ؟

یہ ایک دوسری بات ہے کہ عدالت کی رائے مین آیا وہ دغا مستغیث کو دیا گیا یا کسی اور کو دیا گیا اور اسی قسم کے وجوہ پر وہ ایک ملزم کو بری کر دے مگر جس حالت مین اس اشاعت یافتہ مضمون کو جس مین ملزم خود اقرار کرتا ہے کہ مین نے دہوکا کیا عدالت ملزم کا ہی مضمون قرار دے تو نفس دغا کا اس کی طرف خود ثابت ہو جاتا ہے ۔ اب رہی یہ بات کہ جس شخص نے استغاثہ دائر کیا ہے آیا دغا اس کو ہوا یا کسی اور کو یہ ایک جداگانہ بحث ہے جسے اس وقت چھیڑنا مناسب نہین ۔

ہمارے ان اسلام کے نام لیوا ایڈیٹرون وغیرہ کو جو ایسے امور کو مولویصاحب کی عزۃ قرار دیتے ہین شرم مین ڈوب مرنا چاہیئے اور خدا کا خوف کرنا چاہیئے کہ کیا مسلمانون مین اسی قسم کے مولوی ہوا کرتے ہین اور کیا قرآن شریف کی پاک تعلیم کے یہی نمونے ہین جنکو وہ پیش کرتے ہین ۔ ان کے ایسے خیالات پر افسوس اور صد افسوس ۔ یہ ایک بہت بڑا گناہ ہے جو کہ اس وقت شوخی اور شرارت سے کیا جارہا ہے

۲۶ جون ۱۹۰۳ء ۸ / ۲۴ اگست ۱۹۰۳ء

سید نظام الدین صاحب مدراسی آصف نگر

۲۶ ماہ جون ۱۹۰۳ء کے البدر کے ناظرین پر یہ امر واضح ہوگا کہ اس میں ذکر ہے کہ صاحب مذکور الصدر کا نام و پتہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب سپرنٹنڈنٹ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کو خواب میں بتلایا گیا تھا۔ اس پر مفتی صاحب نے ایک کارڈ آپ کے نام بطور اس رویا کی حقیقت کا انکشاف چاہا سید صاحب کا پتہ مفصل تو معلوم نہ تھا مگر توکل علی اللہ جس مقام کا نام بتلایا گیا تھا وہی لکھ کر ڈاک میں ڈال دیا گیا اور صرف اس قدر مضمون لکھا کہ اگر آپ کو یہ کارڈ ملے تو جواب سے جلد سرفراز فرماویں اس میں ایک راز ہے اور پھر دوسرے دن ایک اور کارڈ ڈالا گیا اور خواب بھی لکھ دیا۔ ایک ماہ تک کچھ جواب نہ آیا کچھ دن زیادہ گذرے تھے کہ دوسرا کارڈ واپس آیا جس پر مہریں ڈاکخانہ کی لگی ہوئی تھیں جس سے پتہ لگتا تھا کہ محکمہ ڈاک نے تلاش مکتوب الیہ میں بہت کوشش کی ہے مگر چند روز بعد جو پہلا کارڈ ارسال کیا تھا اس کا جواب آ گیا اور معلوم ہوا کہ سید صاحب مدراس سے آصف نگر حیدر آباد میں مقیم ہیں پھر اس کے بعد سید صاحب موصوف کے دو خط مشتمل بر رویا و کشوف آئے جن میں آپ کے حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت اور آپ کے منجانب اللہ ہونے کے بارے میں اللہ تعالےٰ سے اطلاع پائی تھی وہ رویا و کشوف ۲۶ جون ۱۹۰۳ء اور ۲۴ / ۸ اگست ۱۹۰۳ء کے اخبار البدر میں زیر عنوان کشفی شہادت و عالم خواب درج ہیں وہاں ملاحظہ کر لئے جاویں۔

۷ جنوری ۱۹۰۴ء کو سید صاحب کو رویا میں یہ دکھلایا گیا کہ آپ حالت نزاع میں ہیں کہ حضرۃ مرزا صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا دست مبارک ان کی طرف بڑھایا کہ اس اثنا میں آنکھ کھل گئی اس کی تفسیر سید صاحب کے ذہن نشین یہ ہوئی کہ اب مجھے حضرۃ امام الزمان کی بیعت کر لینی چاہیئے۔ چنانچہ آپ اسی لئے ایک ماہ کی رخصت لیکر قادیان کی طرف روانہ ہو لئے اور راستہ کی شدائد و مصائب کا مقابلہ کرتے ہوئے ۲۰ جنوری کو یہاں پہنچے اور ۲۲ جنوری ۱۹۰۴ء کو حضرۃ اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک پر بیعت کی عزت حاصل کی اور گذشتہ ہفتہ میں واپس حیدر آباد دکن تشریف لے گئے ہیں۔ مگر راستہ سے بوجہ علالت طبع واپس آ گئے

ایسے احباب کے وجود کہ جن کو خدا تعالےٰ اون کے ذاتی یا نسبی رشد کی وجہ سے محض اپنے فضل سے ہدایت کی راہ دکھاتا ہے اور خود دستگیری فرما کر ایک صادق من اللہ کی

تعدد ازدواجی کی جماعت کو تاکید

مفتی فضل الرحمٰن صاحب احمدی قادیانی۔ نے ذیل کے ملفوظات حضرت امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مجھے پہونچائے ہیں ۲۴ ستمبر ۱۹۰۳ء کی علی الصباح کو جب مفتی صاحب موصوف نے حضرۃ حکیم مولوی نور دین صاحب کے ہاں فرزند ارجمند کی ولادت کی خبر حضرۃ امام الزمان علیہ السلام کو گورداسپور میں جا کر پہونچائی۔ تو آپ نے فرمایا۔ مجھے بہت خوشی ہوئی ہے کیونکہ اس سے پیشتر مولوی صاحب کو اولاد کا بہت صدمہ پہونچا ہوا ہے میرا جی چاہتا ہے کہ اس کا نام عبد القیوم رکھا جاوے پھر فرمایا۔

کہ میرا تو یہی جی چاہتا ہے کہ میری جماعت کے لوگ کثرت ازدواج کریں اور کثرت اولاد سے جماعت کو بڑھاویں مگر شرط یہ ہے کہ پہلی بیویوں کے ساتھ دوسری بیوی کی نسبت زیادہ اچھا سلوک کریں تا کہ اُسے تکلیف نہ ہو۔ دوسری بیوی۔ پہلی بیوی کو اسی لئے ناگوار معلوم ہوتی ہے کہ وہ خیال کرتی ہے کہ میری غور و پرداخت اور حقوق میں کمی کی جاوے گی مگر میری جماعت کو اس طرح نہ کرنا چاہیئے۔ اگرچہ عورتیں اس بات سے ناراض ہوتی ہیں مگر میں تو یہی تعلیم دوں گا ہاں یہ شرط ساتھ رہے گی کہ پہلی بیوی کی غور و پرداخت اور اس کے حقوق دوسری کی نسبت زیادہ توجہ اور غور سے ادا ہوں اور دوسری سے اُسے زیادہ خوش رکھا جاوے ورنہ ایسا نہ ہو کہ بجائے ثواب کے عذاب ہو۔ عیسائیوں کو بھی اس امر کی ضرورت پیش آئی ہے۔ اور بعض دفعہ پہلی بیوی کو زہر دیکر دوسری کی تلاش سے اسکا ثبوت دیا ہے۔ یہ تقویٰ کی عجیب راہ ہے۔ مگر بشرطیکہ انصاف ہو اور پہلی کی نگہداشت میں کمی نہ ہو۔

الحمد للہ کہ اس پیغام رسان ایڈیٹر کا اس پر اول سے ہی عمل درآمد ہے۔

---

۲ معیت کا فخر بخشتا ہے اہل بصیرت کے لئے عظیم الشان نشان ہیں اگرچہ اس وقت کے کور باطن اور شپر چشم منکر اور مخالف ان سے فائدہ نہ اٹھاویں لیکن انہی میں سے اکثروں کی آئندہ نسل ان نشانات الٰہی سے فائدہ اُٹھاوے گی۔

گذشتہ ماہ میں اور اس سے پیشتر چند نظمیں دفتر البدر میں بعض محبان حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے وصول ہوئی ہیں ان اصحاب

ضوابط اخبار البدر

(۱) چندہ پیشگی معہ خرچہ وی پی ۳ سال میں ایک کتاب بھی ارسال ہوگی اور ہندوستان سے باہر فارن ممالک کے لئے ۴ روپیہ
قادیان میں پیشگی قیمت ۳ روپیہ
بیرونجات کو احباب اگر بلا تقاضا قیمت خود ارسال کر دیں تو ۳ روپیہ

(۲) بعض احباب ایک دو ماہ برادائیگی قیمت چندہ پر اخبار جاری کرواتے ہیں اگر وہ اپنے وعدہ پر چندہ خود نہ ارسال کریں گے تو ان کی طرف وی پی ارسال ہوگا۔

(۳) اگر کسی صاحب کو اخبار نہ پہونچے تو اس صورت میں کہ اس مقام یا ان کے گرد و نواح میں وہ نمبر پہونچ گیا ہو ان کو چاہیئے کہ البدر کی تاریخ سے ایک ہفتہ کے اندر اندر اطلاع دیویں ورنہ دیر سے اطلاع دینے میں اغلب ہے کہ وہ نمبر نہ ارسال ہو۔

(۴) تبدیلی پتہ کے لئے وقت تبدیل سے ایک ہفتہ پیشتر اطلاع دینی چاہیئے بصورت دیگر جو نمبر نہ ملیں بعد ازاں بشرط موجودگی وہ فی نمبر ۲ کے حساب سے دیئے جاویں گے۔

(۵) ہر حال میں جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے ورنہ اگر بعض استفساروں یا شکایتوں کے جواب نہ ملیں تو کارخانہ معذور ہو۔

(۶) خط و کتابت میں چٹ کے نمبر کا ضرور حوالہ دینا چاہیئے اور ۱۹۰۴ء میں کچھ تغیر و تبدل نمبروں میں ہوا ہے اس لئے اپنے اپنے نمبر ہر ایک صاحب ملاحظہ فرمالیویں۔

بعض احباب کی خدمت میں سر الشہادتین اور قول الصحیح وی پی نہیں کئے گئے لیکن پہونچا دئے گئے ہیں اس لئے ان کی خدمت میں التماس ہے ہر ایک نسخہ کی قیمت فی نسخہ ۲ کے حساب سے معہ محصول ڈاک۔ دفتر البدر میں پہونچا دیں تاکید ہے۔ (اینجر)

کے۔ تحریر کیا تھا کہ محض شوق کے ولولے سے یہ ترتیب دیا ہے میں ولولہ کی ہے ورنہ بذات خود ہم شاعر نہیں ہیں صرف اظہار محبت کے لئے ان کو ضرور درج اخبار کر دیا جاوے چونکہ وہ نظمیں قابل اصلاح نہیں اس لئے درج اخبار نہیں ہوئیں لیکن محبان صادق اس سے ملول نہ ہوں جزاکم اللہ ان کی نیت اور محبت صادق کی ان کو جزا دے گی جیسے ...